THE AKHBAK ALHAKAM

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

الحکم

قیمت جو ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔

والیان ریاست اور امراء سے } ع

معاونین الحکم سے } ع

عوام سے ع

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

بے شک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے اللہ تعالیٰ فضل سے ۷-۱۴-۲۱-۲۸ کو ہر مہینہ کی شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی × دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی × ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی (عرفانی)

جلد ۲۵	مؤرخہ ۲۱ر فروری سنہ ۱۹۲۳ء یوم چارشنبہ	نمبر ۸

حضرت اولوالعزم کی سالانہ جلسہ پر پہلی تقریر

(گذشتہ سے آگے)

۳۔ ظلم۔ اس وقت دنیا میں ظلم بہت ہوتا ہے بعض دفعہ اسکو دیکھ کر مجھے خیال آتا ہے کہ بولشویک اس کا طبعی نتیجہ ہیں امیر غریب پر بادشاہ فقیر پر آقا نوکر پر افسر ملازم پر ہر جگہ ظلم ہی کرتے نظر آتے ہیں اور بعض دفعہ تو وہ ایکدوسرے کے حق تلف کرنے کے لیئے بیتاب نظر آتے ہیں حالانکہ مومن اپنا حق دوسرے کے لیئے تلف کر دینا چاہتا ہے اگر اس درجہ پر نہیں تو کم از کم دوسرے کا حق تو تلف نہ کرے۔ پس معاملات میں دوسرے کے حقوق کو تلف کرنا بھی ظلم ہے +

۴۔ دھوکا۔ ایک شخص تو دوسرے پر اعتبار کرتا ہے اور یہ اس کے اعتبار سے ناجائز فائدہ اُٹھاتا ہے۔ یہ بھی بڑا جرم ہے اور یہ ایسا جھوٹ ہے جس سے دوسرے کو نقصان پہنچتا ہے۔ بعض لوگ دھوکا دیکر دوسرے کی چیز لے لیتے ہیں اور دوسرے کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اگر پتا لگ جائے تو کہدیتے ہیں کہ میں نے تو یونہی مذاق کیا تھا۔ یاد رکھو یہ کوئی ہنسی نہیں۔

۵۔ قتل۔ یہ بھی خطرناک جرائم سے ہے۔ یہ دوسرے کو ایک ایسا نقصان پہنچانا ہے جس کا کوئی تدارک نہیں ہو سکتا۔ ہماری جماعت میں قتل تو نہیں ہے مگر قتل کسیکو زبردستی مار دینا ہی نہیں ہے بلکہ کسیکو ایسا نقصان پہنچا دینا یا غصہ میں ایسی طور پر مارنا کہ جس سے دوسرا مر جاتا ہے اسے بھی قتل کہتے ہیں۔ قرآن مجید نے اسکی سزا بھی مقرر کی ہے۔ تم مومن ہو اسلیئے تم مارو ہی نہیں کیونکہ جب ہاتھ چلاؤ گے تو مرنے کا خطرہ ہے +

(۶) چوری۔ چوری بھی ہماری جماعت میں نہیں دوسروں کی طرح نہیں۔ مگر بعض علاقوں میں لوگ جانوروں کی چوری ہی نہیں سمجھتے۔ وہ یاد رکھیں کہ یہ بھی چوری ہے۔ نام بدل دینے سے اسکے الزام سے نہیں بچ سکتے۔ جیسے سفیدہ لگا کر زیور نکال لینا چوری ہے ویسے ہی بیل نکال لینا جب بعض لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ ایسا نہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ اس طرح تو لوگ ہمیں لوٹ لینگے دیکھو جب مکہ والوں کو ایسی باتوں سے منع کیا جاتا تھا تو انھوں نے یہی کہا تھا کہ اگر ہم ان باتوں پر عمل کریں تو لوگ ہمیں لوٹ لیں گے۔

گناہ دو قسم ہیں بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جنکا شہوات سے کچھ تعلق نہیں ہوتا یہ کمینہ عیب ہوتے ہیں۔ ان کے اندر خساست ہوتی ہے۔ چند بیلوں کے لئے احمدیت کو خسیس مت بناؤ۔ اگر بیل لے جاتے ہیں تو لیجانے دو خدا خود تم کو دیدے گا اور چور خود پکڑے جائیں گے۔

دیکھو پچھلے دنوں میرے دو گھوڑے چرائے گئے تھے چوروں کو جب سُراغ رسانی کرتے ہوئے پکڑا گیا تو وہ قسمیں کھا کر جھوٹ گئے اور کہنے لگے ہم پکڑوا دیں گے مگر ایک قلیل عرصہ میں ہی مر گیا اور دوسرا کسی اور جرم کی وجہ سے سخت قید میں چلا گیا۔ اگر ہو سکے تو تم سُراغ رسانی میں مشق کرو۔ جہاں چور جائے اُنکو پکڑو۔ چند چوریاں اگر پکڑ لو گے تو وہ خود باز آجائیں گے اگر یہ نہیں کر سکتے تو خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرو مگر چوری سے اپنا ایمان کو ضائع مت کرو +

۷۔ مار پیٹ۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر مار پیٹ کرتے ہیں تم اس سے ترک جاؤ۔ اگر کوئی تمھیں گندی گالی دے تو زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہو کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔ اگر مار لگو... تو ٹھیک نہیں۔ پھر ایسے الفاظ کو "میں مار دوں گا" "سر توڑ دوں گا" بہت معمولی سمجھا جاتا ہے یہ بھی درحقیقت گناہ ہے کیونکہ اس سے عیب کی تیاری ہے اور اگر مارنا نہیں تو یہ کہنے کی کیا ضرورت ہے۔

ایک شخص کے دوست کی ایک کتیا تھی اُس نے بچے دیئے اس دوست نے کہا کہ ایک بچہ مجھے بھی دینا تو کہنے لگا کہ وہ تو مر گئے ہیں لیکن اگر ہوتے بھی تو نہ دیتا اُس نے کہا نہیں دینے تھے تو نہ دیتا یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ اسی طرح مارنا نہیں تو ایسے الفاظ کی کیا ضرورت ہے۔

میں بچہ تھا سکول پڑھنے کے لیئے جا رہا تھا۔ بازار میں دو شخص جھگڑ رہے تھے ایک اُنہیں سے کہتا تھا باز آجا میں بڑھ مار دوں گا۔ میں بیس منٹ تک دیکھتا رہا مگر کسی نے نہ مارا۔ میں اسی بچپن کی حالت میں دل میں کہتا تھا کہ جھوٹ کیوں بولتا ہے مارتا ہے تو مارتا کیوں نہیں +

۸۔ گالی دینا۔ گالی دینا بھی ایک عیب ہے کیونکہ دوسرے سے تکلیف ہوتی ہے۔ طبعی امر ہے کہ انسان اپنی نسبت کی غلط رائے کو سُننا نہیں چاہتا۔ بعض کو گالی دینے کی اس

انوار احمدیہ پریس قادیان دارالامان میں شیخ یعقوب علی تراب عرفانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر شائع کیا۔

ہے کہ اپنی بے جان چیزوں اور جانوروں کو بھی گالیاں دیتے ہیں بس تم مومن بنو اور گالی زبان پر نہ لاؤ۔

۹۔ ناواجب طرفداری۔ یہ بھی ایک عام مرض ہے جو کثرت سے پایا جاتا ہے۔ اسکا تجربہ اس طریق پر ہوسکتا ہے کہ ایک بھائی کا ذکر اسکے دوسرے بھائی کے پاس کرو تو وہ بغیر فریق ثانی کی بات سننے کے اپنے بھائی کی طرفداری و تائید کرنے لگ جائیگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انصر اخاك ظالما او مظلوما تو اپنے بھائی ظالم کی بھی مدد کر اور مظلوم کی بھی۔ صحابہ نے عرض کی کہ مظلوم ہونیکی حالت میں تو مدد کی ظالم ہونے کی حالت میں کیسے مدد کی جائے گی۔ فرمایا کہ اسکو ظلم سے روک۔

پس ناواجب طرفداری کو بالکل دل سے نکال دو۔ یہ مرض اسقدر بڑھ گیا ہے کہ بعض لوگ اس بیمار اور گندہ ہونے میں بھی مبتلا ہوگئے ہیں۔ میرے ساتھ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور اپنی بات سناتا ہے اور میرے دل پر اسکا کوئی اثر نہیں ہوتا اور نہ ہی میں اپنی ظاہری حالت کو بدلتا ہوں سن لیتا ہوں تو وہ باہر جاکر کہتا ہے کہ خلیفہ نے بھی کوئی انصاف نہیں کیا بات سنائی تو خاموش ہوکر سنتے رہے۔ حالانکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ دوسرے کی بھی بات سننی ہوتی ہے۔

۱۰۔ **رشوت**۔ اس مرض میں ہماری جماعت کے بعض لوگ بھی مبتلا ہیں۔ یاد رکھو۔ رشوت لینے دینے والے جہنمی ہیں۔ قرآن مجید میں بھی خدا تعالیٰ نے اسکے متعلق بیان فرمایا ہے کہ وَتُدْلُوْا بِهَا اِلَى الْحُكَّامِ۔ جھوٹا مقدمہ عدالت میں نہ لے جاؤ۔ دوسرے رشوت کے ذریعہ مقدمہ نہ کراؤ۔ مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض محکموں والے اس سے بری نہیں۔ ایک شخص ہے اسپر مجھے رشک آتا ہے نیا احمدی ہوا ہے۔ پہلے اسنے میری طرف خط لکھا کہ میں نے احمدیت کو تو سچا یقین کرلیا ہے مگر میں رشوت لیتا رہا ہوں جب تک میں اس رشوت کو واپس نہ کردوں میں بیعت میں شامل نہیں ہوتا کیونکہ میں احمدیت کو بدنام نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ اور میرے پاس اسوقت کل چھ سو روپیہ ہے اب کروں تو کیا کروں۔ تو میں نے اسکو جواب دیا کہ وہ چھ سو روپیہ انکو دے دو جنکے متعلق تمھیں معلوم ہو کہ انھوں نے رشوت دی تھی۔ پھر اس نے لکھا کہ میں نے چار ہزار روپیہ رشوت کا لیا ہے میرے پاس جدی جائیداد ہے کیا میں اسے بیچکر یا گرو رکھکر ادا کردوں۔ اور اگر ادا نہ کروں تو مجھ پر گناہ تو نہیں ہوگا۔ میری لکھا جدی جائداد میں تو وہ رشوت والا روپیہ شامل نہیں ہے۔ پھر اس نے لکھا کہ جو بہتر بات ہے وہ بتاؤ آیا وہ دیدینا اچھا ہے یا نہ دینا۔ میں نے لکھا کہ بہتر تو یہی ہے کہ بیع کرکے یا گرو رکھکے ادا کردو۔ تو اس نے جواب دیا کہ میں نے زمین گرو رکھکر وہ رقم ادا کردی ہے۔

پس جو نہر کے پٹواری اور پولیس والے ابھی تک اس سے بری نہیں ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ حلال رزق لینے کی کوشش کریں اگر ان کا تنخواہ سے کام نہ چلے تو وہ کوئی اور طریق معاش اختیار کریں۔

(۱۱) **سود لینا**۔ سود لینا بھی بڑا ظلم ہے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ لوگ مسلمان ہوکر سود لیتے ہیں۔ ایک بیچارہ حاجتمند ہوتا ہے اسکو روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے وہ روپیہ لیتا ہے پھر اس سے زاید روپیہ لینا تو مرتے کو مارنا ہے اور یہ بالکل ہمدردی اور مروت کے خلاف ہے۔ پس ایکدوسرے کا ہمدرد بننا چاہیئے۔

سوم۔ تیسری قسم کے جرائم جنکا تعلق خدا سے ہوتا ہے ان میں سے ایک

(۱) **شرک** ہے شرک کا مرض ابھی تک عورتوں میں پایا جاتا ہے۔ بعض بعض مرد بھی اس مرض میں مبتلا ہیں۔ یہانتک کہ بعض سلام کے بجائے سجدہ کرنا چاہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک پوری طرح اسکا احساس نہیں ہوا۔ شرک سے بکلی اجتناب چاہیئے۔ شرک خدا کے سوا کسی کے لیئے سجدہ کرنا ہی نہیں بلکہ توکل خدا تعالیٰ کے بغیر کسی پر کرنا بھی شرک کی اقسام میں داخل ہے۔

(۲) **کفر**۔ اللہ تعالیٰ اور ملائکہ اور رسول وغیرہ کو نہ ماننا۔ بعض لوگ قدر اور قیامت کے ماننے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ اس کوتاہی کو بھی پورا کرنا چاہیئے اور ہر ایک ایسی تعلیم جس سے قرآن مجید کی تعلیم کو پھیر کر اپنے منشار کے مطابق کیا جاتا ہو وہ نبیوں کے متعلق ہو یا فرشتوں کے متعلق ایک مخفی کفر ہے۔

۳۔ **وساوس اور شبہات** ہیں۔ یہ بھی ایک مرض ہے۔ اکثر دفعہ ایک شبہ اور وسوسہ پیدا ہوتا ہے اور اسکے ازالہ کی کوشش نہیں کی جاتی پھر عرصہ کے بعد جب اس آیت کے معنے جسپر انہیں شبہ ہوا تھا سنتے ہیں تو کہدیتے ہیں کہ دس سال سے اس آیۃ کے متعلق مشتبہ تھا جو آج نکلا ہے۔ شبہ کا حل تلاش نہ کرنا اور آپہی تسلی پالینا بھی خدا تعالیٰ پر ایک بدظنی ہے۔ جب تک وسوسہ حل نہ کرلو تب تک تم اس سے نہ ہٹو کیونکہ اگر وہ سچا شبہ ہے تو وہ دین جھوٹا ہے اور اگر دین سچا ہے تو اسکی تحقیق سے دین کی سچائی ثابت ہوگی۔ بعض لوگ ڈرتے ہیں اور حل کرنا نہیں چاہتے۔ یہ بھی ایک قسم کا گناہ ہے۔

۴۔ **مایوسی**۔ مایوسی بھی ایک گناہ ہے بہت لوگ ہیں جو مصائب کے وقت سمجھ لیتے ہیں کہ اب کچھ نہیں ہوسکتا مومن کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اگر تلوار بھی اگر گردن پر رکھی ہو تو پھر بھی خدا تعالیٰ پر توکل ہونا چاہیئے جو توکل کو کسی حالت میں بھی چھوڑتا ہے وہ کبھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ بچپن میں انگریزوں کا ایک واقعہ پڑھا تھا۔ کہ ایک شخص نے بہت مال کمایا۔ ایک دن بہت خوش خوش اپنے گھر میں بیٹھا تھا اُس نے کہا چاء لاؤ۔ چاء سامنے رکھی تھی اور کہہ رہا تھا کہ اب مجھپر بھلا کیا مصیبت ہے بہت امن میں ہوں۔ اسی حالت میں تھا کہ باہر سے آواز آئی سور کھیت خراب کر رہا ہے۔ اسی وقت چاء کی پیالی تو ہاتھ سے رکھدی۔ ہتھیار لے کر کھیت میں گیا۔ اُدھر سور نے طریق پر حملہ کیا کہ اُسکے ہتھیار کام نہ دے سکے اور ہلاک ہوگیا۔ آخر اُس کے گھر والے اسکی لاش اُٹھا کر لائے۔ دیکھو اُس نے خدا پر توکل نہ کیا تو ایک پیالی بھی چاء کی نہ پی سکا۔

اسکے مقابل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غور کرو جو ہر لحظہ اور ہر آن خدا تعالیٰ پر توکل رکھتے تھے۔ آپ ایکدفعہ لشکر سے علیحدہ ہوکر ایک درخت کے نیچے لیٹے تھے کہ ایک دشمن نے آکر آپ کو جگایا اور تلوار نیام سے نکالی اور کھینچکر کہنے لگا کہ اے محمد بتا اب تجھ کون بچا سکتا ہے تو آنحضرت نے لیٹے لیٹے فرمایا کہ اللہ مجھے بچا سکتا ہے یہ آواز بجلی کی طرح اسپر اثر کرگئی جس سے اسکی تلوار اسکے ہاتھ سے گر پڑی آپ نے اسکا امتحان لینا چاہا کہ اس نے مجھ سے سبق سیکھا ہے یا نہیں۔ آپ نے تلوار پکڑی اور اس سے پوچھا کہ بتا اب تجھ کون بچا سکتا ہے وہ بدبخت کافر خدا کی عظمت پر توکل کیا جانے کہنے لگا کہ آپ سخی ہیں معاف فرمائیں۔ اسی طرح ایک شخص نے مجھے لکھا کہ میرے حسابات ہونے والے ہیں حساب میں بعض غلطیاں رہ گئی ہیں اگر نکل آئیں تو بہت سا روپیہ میرے ذمہ پڑجائیگا حالانکہ واجب الادا کچھ بھی نہیں۔ لہذا میرے لیئے دعا کریں۔ میں نے دعا کی اور اسکی طرف لکھدیا کہ دعا کے وقت جو آثار تھے اُس سے مجھے محسوس ہوا کہ دعا قبول ہوگئی چنانچہ جب اسکی غلطیاں وغیرہ نکال کر رپورٹ ہوئی تو افسر مجاز نے کہا کہ داخل دفتر کردو۔ افسر کو بار بار کہا گیا کہ بہت سا روپیہ ہے مگر اس نے یہی جواب دیا۔ داخل دفتر کردو۔ یہ خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی تھی۔

ذاتی گناہ بعض ادنی ہوتے ہیں بعض اعلیٰ۔ جنکا اثر دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔ بعض لوگ نصیحت کیئے جانے پر کہدیتے ہیں اگر نقص ہے تو ہم میں ہے آپ کو کیا۔ حالانکہ اُن کا یہ جواب ٹھیک نہیں کیونکہ جو نقص انمیں رہے گا وہ انپر اپنا بد اثر ڈالے گا اور بڑھتے بڑھتے دوسروں تک بھی پہنچے گا اسلیئے اسکا ازالہ ضروری ہے۔

اکتساب عمل خیر

دوسری چیز جو روحانیت پر اثر ڈالتی ہے وہ اکتساب عمل خیر ہے بہت لوگ ہیں جو اس کو محسوس نہیں کرتے اسلیئے کہ وہ سمجھتے نہیں کہ نیکی کرنے اور گناہ نہ کرنے میں کیا فرق ہے اور اسکی وجہ سے وہ بہت بڑے دھوکے میں رہتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ گناہ نہ کرنا اور نیکی کرنا یہ دونوں ایک نہیں ہیں اور نہ دونو برابر ہیں تم خود سمجھو کہ ایک شخص کا محض چوری نہ کرنا اور دوسرے کا نہ صرف چوری نہ کرنا بلکہ کسیکو کچھ دیدینا برابر نہیں۔ نہیں ان دو عملوں میں بہت بڑا فرق ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنایا کرتے تھے کہ ایک شخص کے یہاں کوئی مہمان آیا میزبان کی بیوی بیمار تھی تاہم اس سے جسقدر ممکن ہوا اسکی خاطر تواضع کی اور جب وہ رخصت ہونے لگا تو میزبان نے معذرت کی کہ میں آپ کی اچھی طرح خدمت نہیں کرسکا۔ اسکے جواب میں مہمان نے کہا کہ آپ احسان نہ جتائیں اصل میں تو میں نے آپ پر بڑا احسان کیا ہے۔ میزبان نے کہا فرمایئے کہ میں آپ کا اور بھی شکریہ ادا کروں۔ اسپر مہمان نے کہا کہ تمھارے اس مکان میں ہزاروں روپیہ کا سامان پڑا ہے تمھارے ہر وقت میرے پاس موجود نہ تھے اگر میں آگ لگا کر چلا جاتا تو تم کیا کرتے! یہ ایسے ہی لوگوں کی مثال ہے جو بدی نہ کرنے اور نیکی نہ کرنے کو ایک ہی سمجھ لیتا ہے اسلیئے نیکی کرنے کے لیئے اس فرق کو سمجھنا ضروری ہے۔

میں جیسا کہ کہہ چکا ہوں زیادہ دیر تک تم لوگوں کو اسوقت روکنا نہیں چاہتا ہوں میں اسے جلد ختم کروں گا اسوقت اتنا وقت نہیں کہ ہر نیکی کے کام میں تفصیل کروں اسلیئے میں انکو گنائے دیتا ہوں۔

نفس کی نیکیاں

(۱) نفس کی نیکیاں یہ ہیں۔ شجاعت۔ چستی۔ علم۔ تواضع۔ غیرت۔ شکر۔ حسن ظنی۔ دلی خیر خواہی۔ اس سے عملی خیر خواہی مراد نہیں بلکہ دل سے کسی کی بھلائی چاہنا مراد ہے۔ یہ نیکیوں کی جان ہے

اب میں وہ نیکیاں بیان کرتا ہوں جو بنی نوع انسان سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں سے

(۱) **ہمدردی** ہے۔ کسی کی تکلیف میں اُسکے پاس جاکر اس خیر خواہی کا جو دل میں تھی اظہار کرنا ہمدردی ہے اور یہ کہنا کہ تمہارے ساتھ اس معاملہ میں ہمدردی ہے اس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے اس سے ہمت بڑھ جاتی ہے اور انسان کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے اگر کسیکو ایک ہزار روپیہ دیدو تو اس سے اتنا فائدہ نہیں ہوتا جسقدر مصیبت میں ہمدردی کے اظہار سے ہوتا ہے۔

(۲) **سخاوت**۔ یہ اعلیٰ درجہ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے جو دوسروں سے کی جاتی ہیں۔

(۳) اسی طرح بنی نوع انسان کے نیک سلوک میں سے **تعلیم** ہے اور اس سے یہ مراد ہے کہ دوسروں کو علم پڑھاوے۔ مجھے بہت بڑا صدمہ ہوتا ہے جب میں سنتا ہوں کہ **کوئی شخص بغیر اُجرت لیئے پڑھانا نہیں چاہتا۔**

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ بہت ناراض ہوا کرتے تھے کہ جب وہ سنتے کہ کسی نے کہا ہے کہ پڑھانے میں اسقدر ڈیوٹی لگ گی ہر ایک **مومن** مدرس کو چاہیئے کہ جب وہ نوکر ہے تو اس کے علاوہ کچھ نہ کچھ وقت ایسا بھی نکالے جسمیں دوسرونکو **مفت** پڑھاسکے۔

(۴) پھر ایک **تربیت** یہ بھی ان احسانوں میں ایک احسان ہے جو دوسروں سے کیئے جاتے ہیں۔

(۵) ایک **علاج معالجہ** ہے یہ ایک بڑی فائدہ پہنچانیوالی چیز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسکو بڑی قدر کی نظر سے دیکھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ گھر میں حضرت مولوی صاحب (خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ) کا ذکر آیا تو دیر تک آپ پر ایک حالت طاری رہی اور سبحان اللہ۔ **سبحان اللہ** کہتے رہے اور فرمایا کہ **انکا وجود بھی ہمپر خدا کا ایک انعام ہے**

یورپ کے لوگ جو ایک متمدن قوم ہیں ان میں اس قسم کی کمیٹیاں ہیں جنکو **فرسٹ ایڈ** کہتے ہیں اگر کسیکو تکلیف ہو اور کوئی حادثہ واقعہ ہو جاوے تو قبل اسکے کہ ڈاکٹر آوے وہ **فوری** طور پر کچھ نہ کچھ تدبیر کرتے ہیں اور **علاج** کرتے ہیں۔

مجھے شرم آتی ہے کہ یورپ کے لوگ بعض قسم کی نیکی کرتے ہیں اور ہماری **جماعت** نہیں کرتی ہے ہمکو چاہیئے کہ ہم اس قسم کی کمیٹیاں بنائیں اور اس قسم کی **مدد** لوگوں کی کریں۔ ڈوبتے ہوئے لوگوں کو بچانا اور اُن کو علاج معالجہ سے اچھا کرنا۔

اور دوسری قسم کے **حادثات** میں **علاج** معالجہ کی ابتدائی مدد دینا یہ بہت ضروری امر ہے۔ عیسائی لوگ یہ باتیں محض اپنے **نفس** کے ماتحت کرتے ہیں پھر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ

مسلمان خدا سے سنکر بھی نہ کریں۔

مصیبت میں دوسروں کے کام آنا **مومن** کی شان ہے پس **تم کوشش کرو کہ یہ روح تم میں پیدا ہو جاوے**

(۶) پھر ایک قسم نیکی کی جو دوسروں سے کی جاتی ہے **کام کاج** ہے۔ یہ بھی ایک **احسان** ہے اور **سخاوت** سے علٰحدہ ہے ایک غریب کا کام کردینے سے اُسپر بڑا اثر ہوتا ہے اسکے ذریعہ تم سے محبت اور موانست پیدا ہوگی۔

دوسروں کا کام کرنے سے **انسان کی روحانیت** پر بڑا اثر ہوتا ہے اور دوسروں پر بھی اسکا اثر ہوتا ہے میں نے اسی وجہ سے **ناصر احمدؐ** کو (حضرت خلیفہ ثانی کے بڑے بیٹے حافظ میرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد) اس دفعہ جلسہ میں **کام کاج** کے لیئے لگادیا۔ اگرچہ ناظموں نے غلطی کی کہ اسے بڑے کام پر لگایا پہلے **روٹیاں کھلانے پر لگاتے تو اچھا ہوتا یا جو اور ادنیٰ کام ہے۔**

اس سے **اخلاق** پر بہت عمدہ اثر ہوتا ہے اور بہت سی نفس کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ مثلاً کئی **امیر** ہیں جو روپیہ تو دیدیں گے لیکن **کام کاج** کو اگر کہا جاوے تو نہیں کرسکتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود دوسروں کے کام کاج کردیا کرتے تھے **صحابہؓ** کی زندگیوں میں بھی اسکے بہت نمونے ملتے ہیں پس یہ عادت بھی ڈالو کہ **دوسروں کے کام کاج** کردیا کرو یہ باہم محبت بڑھانے کا ایک بہت عمدہ ذریعہ ہے۔

(۷) پھر ایک نیکی **مظلوم کی امداد** ہے یہ بھی اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے کسی کو مظلوم دیکھ کر ضرور اسکی مدد کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض قومیں اسوجہ سے تباہ ہو جاتی ہیں کہ وہ **مظلوم** کی مدد نہیں کرتی ہیں۔

آپ نے عیسائیوں کی بعض خوبیاں بیان کی ہیں تو یہ بھی خوبی بتائی ہے۔

(۸) ایک نیکی یہ بھی ہے کہ **تہمت کا ذب کیا جاوے** یعنی جسپر تہمت لگائی جاوے اسکی طرف سے تہمت کو دور کرنا تہمت کی تائید کرنا **بڑا گناہ ہے۔ سورۂ نور میں مومن** کی یہ شان بتائی گئی ہے کہ وہ **تہمت کا ذب** کرتا ہے تائید نہیں کرتا بلکہ کہتا ہے۔

سُبۡحٰنَکَ ہٰذَا بُہۡتَانٌ عَظِیۡمٌ

مومن کو حسن ظنی کرنی چاہیئے نہ کہ **بدظنی**۔ بعض کہدیتے ہیں کہ ہم نے تو **حسن ظنی** ہی کی ہے جب ایک شخص نے آکر ہم سے بیان کیا تو ہم نے بیان کرنے والے کو **جھوٹا** نہیں سمجھا اور اُسپر **حسن ظنی** کی۔ مگر یہ غلطی ہے یہ

حسن ظنی نہیں بلکہ بدظنی ہے

غور کیا جاوے تو یہ بدظنی صاف ہے اور کم از کم مقابلہ تو تھا۔ جو موجود نہ تھا اسکی بابت سنکر جو یقین کرلیا تو اُسپر **بدظنی ہے یا نہیں ؟** دیکھو **زید** نے ایک شخص کی شکایت تمہارے پاس کی اور وہ موجود نہیں تم اگر اس معاملہ میں **زید** کی بات دوسرے کی بات سنے بغیر یقین کرتے ہو تو ایک **شریعت کا جرم** ہے کیونکہ عیب کا بیان کرنا **ایک جرم** ہے اسلیئے اسکی بات کو صحیح سمجھنا حسن ظنی نہ ہوگا ایسے موقعہ پر یہی ضروری ہے کہ تم اسکو صحیح سمجھو اسلیئے کہ اسکا جرم تو ہمارے نزدیک ثابت ہے اور دوسرے کا جرم ابھی ثابت نہیں۔ اسکے متعلق ہم بلاتحقیق کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ٹھیک ہے۔

پس تم ہمیشہ **تہمت کا ذب کرو** کیونکہ تہمتوں کا دور کرنا ایک **بڑی نیکی ہے** اور اس سے **حسن ظنی** پیدا ہوتی ہے

(۹) **خوش چہرہ سے لوگوں سے ملنا** یہ بھی ایک نیکی ہے۔ تیوری چڑھانا یا خوش چہرہ رکھنا ایک زندگی اور موت کا سوال ہے میرے ساتھ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک مصافحہ کرنے والا ہاتھ دبا دیتا ہے مگر میں باوجود اس تکلیف کے بھی اسکی محبت کو محسوس کرتا ہوں۔ یہ ایک ایسی نیکی ہے کہ اس سے بہت سی دوسری نیکیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور بہت سی بدیاں دور ہو جاتی ہیں۔

(۱۰) **محبت سے کلام کرنا** بھی ایک **نیکی** ہے بعض لوگ دل نیک ہوتے ہیں مگر **محبت** سے کلام نہیں کرسکتے۔

ایک **برمکی** وزیر کے متعلق ایک شخص بیان کرتا ہے کہ میرے اور اُسکے باپ کی باہم لڑائی تھی اور مجھے ایک حاجت پیش آئی چونکہ اس کی داد و دہش عام تھی میں بھی اسکے پاس گیا وہ جانتا تھا کہ میں اسکے باپ کے **دشمن** کا بیٹا ہوں وہ نہایت ترشرو ہوکر اٹھ گیا اور میری بات سنکر منہ پھیر لیا میں یہ دیکھ کر واپس چلا آیا۔ آکر دیکھا کہ دروازہ پر خچریں لدی کھڑی ہیں قرضہ اُتار کر بھی بہت سا روپیہ بچ رہا۔ دیکھو بجائے خود یہ ایک بڑی نیکی تھی کہ دشمن کے بیٹے کے ساتھ بھی سلوک کیا **مگر محبت سے کلام** نہ کرنے کی وجہ سے اسکی یہ **دل شکنی** ہوئی اور اُس نے یہ **بخشش** بے لطف کردی۔ اور

اسلامی نقطہ خیال سے اُسنے یہ گناہ کیا۔

(۱۱) **لوگوں کے حقوق یا مال کی حفاظت کرنا**۔ اس نیکی کے کرنے میں لوگ بہت غفلت کرتے ہیں اور وہ اپنی جگہ بعض وقت سمجھ لیتے ہیں کہ ہم تو کوئی گناہ نہیں کررہے ہیں مثلاً کوئی شخص کسی کا کھیت چراتا ہو تو ایک دوسرا آدمی پروا نہیں کرتا اور سمجھتا ہے کہ چرانے والے کا گناہ ہے مجھکو کیا ؟ یہ بھی **غلطی** ہے لوگوں کے حقوق کی حفاظت اور نگہداشت **ایک بڑی نیکی** ہے۔ جب آدمی اس کو غفلت کو رہے پروائی سے چھوڑ دیتا ہے تو بہت سی دوسری نیکیوں سے جو اس سے پیدا ہوتی ہیں **محروم** ہو جاتا ہے اس موقعہ پر **مومن** کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ ایسی طرح دوسرے کے مال اور حقوق کی حفاظت کرے **گویا کہ وہ خود مالک ہے**۔

(۱۲) **یتامیٰ اور بیوگان** کی خبرگیری بھی ایک **نیکی** ہے یتامیٰ وہ وجود ہیں جن کے **نگران** دنیا سے اُٹھ گئے ہیں مگر اصل بندے تو خدا کے ہیں۔ اسلیئے جو خدا پر ایمان رکھتا ہے اور اسکو نگران سمجھتا ہے اُسکا فرض ہے کہ وہ انکی **نگرانی** کرے **یتیم** بھی بندوں میں سے ایک بندہ ہے اسلیئے دوسرے بندوں کو **چاہیئے** کہ وہ اس بندہ کی حفاظت کریں کیونکہ اسکا نگران (یتیم کا باپ) دنیا میں موجود نہیں ہے۔

اسکی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک آقا کے کئی نوکر ہوں اور ایک **نوکر کا اونٹ باہر چرتا ہو** مگر وہ موجود نہ ہو تو کیا دوسرے نوکر کا یہ فرض نہیں کہ اپنے آقا کے مال کی نگرانی کرے اور یہ نہ سمجھے کہ وہ نوکر جسکے سپرد یہ اونٹ ہے ذمہ وار تھا ؟ نہیں بلکہ اسکا بھی جب ہی فرض ہے کہ اسے ضائع ہونے سے بچاوے اور حفاظت کرے اسیطرح **یتامیٰ کی پرورش** اور **حفاظت** ہر ایک مومن کے ذمہ ہے۔ پس یتامیٰ سے حسن سلوک کرو کہ یہ بڑی **نیکی** ہے۔

اسی طرح بیوہ عورتوں کی اعانت بھی نیکی ہے۔

اب میں وہ نیکیاں بیان کرتا ہوں جو

اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق نیکیاں کہلاتی ہیں

نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ اور دین کی تبلیغ کے لئے روپیہ دینا ہے۔

(۱) **نماز**۔ جب فائدہ دے سکتی ہے کہ وہ جماعت کے ساتھ پڑھی جاوے گھر میں پڑھ لینے سے نماز نہیں ہوتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جو گھر پر نماز پڑھتا ہے منافق کہا ہے۔ میں افسوس سے کہتا ہوں کہ احمدیوں میں بعض جگہ شکایت ہے کہ بعض باقاعدہ نماز جماعت سے نہیں پڑھتے یہاں بھی دو چار ایسے ہیں جو باقاعدہ نماز میں شریک نہیں ہوتے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسکی سختی سے پابندی کرائی جاوے اور اگر اصلاح نہ ہوئی تو آخر **جماعت سے خارج کر دوں**۔

احمدیت سے نکالنا اور بات ہے اور جماعت سے نکالنا اور بات ہے احمدیت سے ہم نہیں نکال سکتے کیونکہ احمدیت تو ایمانیات اور **عقائد** سے تعلق رکھتی ہے اور جب تک ایک شخص اسکا اقرار کرتا ہے ہم اسکو اس سے نہیں نکال سکتے لیکن جماعت سے نکال سکتے ہیں اور اسکے یہ معنے ہیں کہ ہم اعلان کریں کہ اس **کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ پس باجماعت نماز کی پابندی کرو۔**

(۲) **روزہ** کے متعلق تعلیم یافتہ لوگ سستی کرتے ہیں ایسا ہی حج اور زکوٰۃ میں بھی۔ زکوٰۃ میں دوسرے لوگ بھی سستی کرتے ہیں۔ اور **زمینداروں** نے تو اس سال چندہ میں بھی سستی کی ہے نام لینے کی ضرورت نہیں۔ ایک ضلع ہے جس نے پچھلے سال چھ ہزار دیا تھا اس سال بجائے اسکے کہ تیرہ ہزار دیتے چار اور پانچ ہزار کے درمیان دیا ہے۔

میری **نیت** یہ ہے کہ جنہوں نے چندہ خاص میں حصہ **نہیں لیا ان سے سوایا وصول کیا جائے** کیونکہ انہوں نے تساہل کیا ہے اور یہ تساہل دور ہونا ضروری ہے۔

غرض **زکوٰۃ** بہت ضروری چیز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک **ولی** کا ذکر فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص نے ان سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا تو اس ولی نے کہا کہ

تیرے لیئے چالیس میں سے ایک اور میرے لیئے
چالیس میں سے اکتالیس

کیونکہ میرے لیئے یہ **توکل** کے خلاف تھا کہ جمع کروں۔

تبلیغ دین کے لیئے چندہ دینا بہت ضروری ہے یہ مت سمجھو کہ تبلیغ دین کے لیئے چندہ دیکر روپیہ **ضائع** کرتے ہو تمہارا ایک ایک پیسہ **خدا تعالیٰ کے بنک میں جمع ہوتا ہے** جو تمہیں **سود سمیت** واپس ملے گا۔ ڈرو نہیں اور گھبراؤ نہیں۔

وہ دن قریب ہیں بلکہ دروازہ پر ہیں جبکہ ملک اور بادشاہتیں سلسلہ میں داخل ہونگی

اسوقت جو سست ہیں وہ آگے بڑھ کر کہیں گے کہ ہمیں دو مگر وہ اس وقت بھی پیچھے رہ جائیں گے۔

دیکھو! خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے فضل آنے والے ہیں اور **یقیناً** وہ آئیں گے۔

مگر یہ دن پھر نہ آئیں گے۔

تمہارے یہ **مربعے** کام نہیں آنے کے جب تک تم خدا تعالیٰ کے یہاں مربعے پیدا نہ کرو۔

یہ جو ہیڈنگ میں نے بیان کئے ہیں انکے متعلق نیکیاں اور بدیاں ایک نسبتی امر ہے۔

محبت الٰہی تیسری چیز جو ضروری ہے وہ **محبت الٰہی** ہے میں نے بتایا تھا کہ پہلے یہ بات ضروری ہے کہ ہم خود مرض سے محفوظ رہیں پھر دوسروں کو محفوظ رکھیں اور آیندہ کے لیئے سدباب ہو کہ مرض پیدا ہی نہ ہو۔ اسکے متعلق بیان کرنیکے بعد **اصل چیز** جو ضروری ہے میں بتاتا ہوں کہ اگر وہ پیدا ہو جاوے تو گناہ پیدا ہی نہیں ہوتا **وہ محبت الٰہی ہے۔**

روحانی ترقیات کے لیئے محبت الٰہی کا ہونا بہت ضروری ہے صرف ہم نماز روزہ ہی کو کافی نہ سمجھیں بلکہ ایک ایسی آگ ہمارے اندر خدا کے لیئے پیدا ہو جاوے کہ اس امر کے لیئے بیچین اور بیقرار رہیں **کہ خدا تعالیٰ سے تعلق اور قرب کا مقام پیدا ہو** جتنی کسی میں **محبت الٰہی** تیز ہوگی اسی قدر اسکی **روحانی قوت** و طاقت بھی تیز ہوگی اسوقت تک یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ہم خدا سے مل گئے جب تک کہ **اس ملاقات کو دل محسوس نہ کرلے۔**

تعاون مگر یہ بات یاد رکھو کہ یہ میسر نہیں آتی اور یہ نیکیاں نہیں ہو سکتی ہیں جب تک کہ **تعاون نہ ہو۔**

میں اسکی موٹی مثال **قانون قدرت** سے بتاتا ہوں کہ جو جذبات خدا تعالیٰ نے انسانوں میں پیدا کئے ہیں وہ جانوروں میں نہیں ہیں دیکھلو جیسا ان کا بچہ اپنی ماں کو بھول جاتا ہے اور اس سے وہی فعل کرے گا جو انسان نہیں کر سکتا۔ انسانوں میں یہ بات نہیں ہیں **جذبات** کا اور رنگ ہے ایک ماں باپ کا بچہ اگر گم ہو جاوے تو خواہ وہ بوڑھے ہوں تو بھی روتے رہیں گے اور ایک **بیقراری** اور **تڑپ** ان میں ہوگی۔ جو مر گئے ہیں ان کے متعلق انکو صبر آجاتا ہے اور جانتے ہیں کہ خدا کے یہاں چلا گیا لیکن جو گم ہے اسپر صبر نہیں کرتے اور ہر وقت یہ خوف دلپر رہے گا کہ خدا جانے کس ظالم کے پاس ہے اور نہ اسپر کیا کیا ظلم ہو رہے ہیں۔

اس قسم کے **جذبات** اس امر کا ثبوت ہیں کہ خدا تعالیٰ نے **انسان کو تعاون کے لیئے پیدا کیا ہے۔**

دینی طور پر اسکی **مثال** دیتا ہوں خدا تعالیٰ ایک نبی کو کیوں بھیجدیتا ہے اور باقی سب کو اسکے ہاتھ پر اکٹھا کرتا ہے؟ اسلیئے کہ باہم بھائی بھائی بنکر **تعاون** ہو۔ پس **نبوت** تعاون کی ضرورت ثابت کرنے کے لیئے ہوتی ہے۔

جب تک ایکدوسرے کی مدد نہ کرو کبھی ترقی نہیں ہو سکتی۔

یہ بات بھی صحیح ہے کہ پہلے نیا نیا **انتظام** ضرور برا لگتا ہے اور **تکلیف** دہ معلوم ہوتا ہے لیکن جب ہم اس کے عادی ہو جائیں تو یہی نہیں کہ وہ **تکلیف** دہ نہیں معلوم ہوتا بلکہ اس کے **فوائد** کو ہم محسوس کرنے لگتے ہیں اور اسکی خوبیوں سے واقف ہو جاتے ہیں۔

یورپ والے **متقی** تو نہیں مگر ایک **انتظام** اور **ضابطہ** کی قدر کرتے ہیں۔ دیکھو مثلاً جب وہ سٹیشن پر جاوینگے تو جس ترتیب سے آتے ہیں کھڑے ہو جاویں گے اور آرام سے ٹکٹ لے لیں گے مگر ہمارے ملک میں دیکھلو کہ ایک معمولی **انتظام** کی قدر نہ کرنے سے کیا تکلیف ہوتی ہے ایک پیچھے سے آتا ہے اور کہنیاں مار کر آگے نکلتا ہے ایک پیچھے سے ہاتھ ڈالکر کہتا ہے بابو جی مجھے ٹکٹ دیدو۔ یہ سب کچھ کیوں ہوتا ہے

تربیت اچھی نہیں۔

اور احساس نہیں کہ **انتظام** کی قدر کرنی چاہیئے تربیت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ تربیت کے معنے ہی یہ ہیں کہ ایک دوسرے کی مدد کریں۔ **تعاون کے بغیر نیکی نہیں ہو سکتی۔**

پھر ایک **تعاون بیقاعدہ** ہوتا ہے مثلاً ایک گھر والے عہد کرلیں کہ سب کے سب مل کر **پہرہ** دیں گے۔ یہ ایک تعاون تو ہوگا مگر بے قاعدہ ہوگا۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ **سب کھوئے رہیں۔**

پس تعاون کے لیئے یہ بھی ضروری ہوگا کہ تقسیم محنت کے اصول کو بھی مدنظر رکھ لیں۔

پس **تعاون** کے لیئے ضرور ہوا کہ سب ملکر ایک **انتظام** کے ماتحت ایکدوسرے کی مدد کریں جب وہ باقاعدہ تعاون کرینگے تو بعض کھانا کھلائیں گے اور بعض پہرہ دینگے بعض ایک وقت سو جائیں گے اور بعض دوسرے وقت اور یہ سب **تعاون** ایک **انتظام** سے ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ

تعاون ایک بڑی نیکی ہے اور اسکو باقاعدہ بنانے کے لیئے ایک **انتظام** کی ضرورت ہے اسی لیئے۔

یہاں مختلف محکمے قائم کیئے گئے ہیں۔

تاکہ تعاون کی روح پیدا ہو جب انتظام ہوگا تو اسکے لیئے کوئی نہ کوئی **قانون** بھی ہوگا۔ چونکہ ہر نیا کام ایک بوجھ معلوم ہوتا ہے اسلیئے شروع شروع میں مشکلات اور تکلیفیں بھی ہوں گی۔

آج ہی میں نے **عورتوں کو تربیت اولاد** کے متعلق سنایا کہ امریکہ کے ایک نو مسلم انگریز نے **ناصر احمد** کو خط لکھا ہے کہ **التحیات** میں بیٹھنے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ میں نے انگریز نو مسلموں کے لیئے جو نماز انگریزی میں لکھی ہے اس میں ارکان نماز سکھانے کے لیئے فوٹو دیئے ہیں اور وہ فوٹو **ناصر احمد** کے ہیں اس لیئے اس نے اسکو خط لکھا۔ چونکہ عادت اور مشق نہیں اس لیئے تکلیف ہوتی ہے جو نیا کام ہوتا ہے وہ ضرور دو بھر معلوم ہوتا ہے کام کرنے والے اور کرانے والے دونوں کے لیئے مشکلات ہوتی ہیں۔ ان مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اور **انتظام** کی قدر کرنی چاہیئے۔ جیسے ہم چاہتے ہیں کہ لوگ انتظام کی قدر کریں **انتظام** کرنے والوں کو بھی چاہیئے کہ لوگوں کی مشکلات اور جذبات کا خیال کریں۔ بعض وقت جن لوگوں کے سپرد فیصلہ کرنے کا کام ہوتا ہے وہ گھبرا جاتے ہیں۔ جب کوئی فریق ذرا خلاف مرضی کوئی لفظ کہدیتا ہے۔

مجسٹریٹوں کو دیکھا ہے کہ وہ بڑے صبر اور **حوصلہ** سے کام کرتے ہیں اسلیئے پہلی کمزوریوں سے نہیں ڈرنا چاہیئے اسکے بغیر کام نہیں چلتا۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر جماعت میں **محتسب** اور **امور عامہ** کے ناظر مقرر کیئے جائیں۔ **تعلیم و تربیت** کے **محکمے قائم ہوں** اور **تبلیغ اشاعت** کے **محکمے قائم ہوں**۔

شروع میں اڑائیاں بھی ہو جائیں گی مگر آخر میں انجام اچھا ہوگا

دار الامان کا ہفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ۱۵ فروری ۲۳ء کی صبح کو پٹھانکوٹ جاتے ہوئے قادیان واپس تشریف لائے اور بعد نماز عصر پٹھانکوٹ تشریف لیگئے۔ اس روز ٹھنڈی ہوا تھی۔ اور موسم خراب تھا بارش بھی ہو رہی تھی مگر اولوالعزم نے اپنے ارادہ کو نہیں بدلا۔ اور یہ ثبوت دیا کہ ہمت اور حوصلہ بھی مومن کی شان کیسے شایاں ہے۔ یہ کوئی پہلا موقعہ نہیں بار ہا اسکا تجربہ ہوا ہے کہ جب آپ نے کوئی اور ارادہ کر لیا تو پھر توکلاً علی اللہ اسپر قدم اٹھانے سے نہیں رکے۔ آج ۲۱ فروری ۲۳ء کو آپ کے واپس پہنچ آجانے کی خبر تھی کیونکہ ۱۹ فروری ۲۳ء تک آپ نے پٹھان کوٹ منگوائی ہے۔

(۲) آپ کی اس غیر حاضری میں سلسلہ کے تمام کام عمدگی سے اور استقلال سے جاری ہیں۔ اس ہفتہ راہوں ضلع جالندھر میں ایک مباحثہ غیر احمدیوں سے ہوا ہے اور ۲۵ فروری ۲۳ء کو جلالپور شیخوں سے ایک مباحثہ قرار پایا ہے۔ اوائل مارچ میں دہلی ایک بڑا تبلیغی جلسہ ہونیوالا ہے۔

۳۔ ایسٹر کے ایام میں ۳۱ مارچ ۱۹۲۳ء اور یکم اپریل ۲۳ء کو حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح مجلس مشاورت قادیان میں ہوگی جسمیں تمام جماعتوں کے نمایندے شریک ہونگے۔ احباب نے سالانہ جلسہ پر حضور کی تقریر اسکے متعلق سنی ہے غفلت نہ کریں ہر ایک جماعت کے نمایندوں کو ضرور آنا چاہیئے۔

رسالہ احمدی خاتون

احمدی خواتین میں اسلامی روح پیدا کرنیکے لئے یہ رسالہ جاری کیا گیا تھا اور کئی سال تک یہ رسالہ نہایت عمدگی سے شائع ہوتا رہا اس رسالہ کے پڑھنے سے مستورات کو سلسلہ کی واقفیت اور ضروریات سے آگاہی ہوتی تھی لیکن میری غیر حاضری کے ایام میں یہ رسالہ بھی بند رہا اب واپس آکر جہاں میں نے الحکم کو باقاعدہ بنانیکی کوشش کی ہے اور یقین ہے کہ انشاء اللہ باقاعدہ ہو جائیگا احمدی خاتون کو بھی باقاعدہ بنانیکی فکر میں ہوں انہیں ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح نے احمدی خواتین کی باقاعدہ انجمن قادیان میں قائم کردی ہے جو میرے پرانے تخیل کی عملی صورت تھی جیسا کہ رسالہ احمدی خواتین کے پڑھنے والوں کو معلوم ہے کہ احمدی خواتین کی انجمن کے متعلق متعدد مرتبہ میں نے تحریک کی تھی اسکا شکر ہے کہ خود حضرت کے ہاتھ سے اس مبارک کام کی بنیاد رکھی گئی۔ ان حالات نے مجھے اور بھی تحریص دلائی کہ میں اس رسالہ کو جلد سے جلد باقاعدہ کردوں چنانچہ پہلا رسالہ کاتب کے ہاتھ میں ہے اور فروری کے آخر تک انشاء اللہ شائع ہو جائیگا میں اس رسالہ کے متعلق کچھ نہیں کہتا کہ کیسا ہوگا صرف اتنا کہونگا کہ رسالہ احمدی خواتین کے لئے ہر طرح مفید خوشنما بنانیکی کوشش کیجاویگی۔ حجم فلیس کیپ سائز کے ۲۸ صفحہ کا ہوگا گویا کم و بیش کتابی سائز کے ۹۶ صفحہ کے برابر ہوگا۔ آیندہ عام قیمت چار روپیہ سالانہ ہوگی اور سرپرستان رسالہ جو کچھ بھی اس رسالہ کے بقا اور قیام کے لئے دینا چاہیں شکریہ سے قبول کیا جاویگا۔

احمدیہ سٹور کے متعلق اطلاع

اکثر احباب سٹور کے متعلق دریافت کرتے ہیں کہ کیا کام ہو رہا ہے میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ سردست سٹور کے حسابات کی پڑتال ہو رہی ہے تاکہ صحیح اندازہ معلوم ہو جائے کہ حسابات کی کیا حالت ہے۔ اور اگر نقصان ہوا ہے تو کسقدر ہوا ہے اور کس طرح ہوا ہے۔

دوسرے سٹور کے پاس چاول اور لکڑی اور اینٹ فروخت ہونے والی موجود ہے اور ایک بڑی رقم قرضہ کی ہے۔ لکڑی فروخت ہونے کے قابل نہیں ہے بلکہ ناقص قسم کی باقی ہے بورڈ آف ڈائرکٹرز کے سامنے میں نے یہ تحریک پیش کی ہے اگر اس لکڑی اور بھٹہ کی اینٹ میں سے کچھ حصہ لے کر سٹور کی عمارت کو مکمل کرالیا جاوے تو مقامی حیثیت سے یہ جائداد قیمتی ہو جاوے گی اور نقصان کی تلافی کا ایک ذریعہ رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

چاول اور اینٹ میں خود فروخت کرتا ہوں اور اس کے لئے سردست یہ دو صورتیں کی گئی ہیں کہ بعض لوگ جو روپیہ واپس مانگتے تھے ان کو نرخ بازار پر اینٹ یا چاول دیا گیا ہے اور بعض نے ۲۵ فیصدی نقصان کا مجرا دیکر واپس لینا منظور کیا ہے اس طرح جن لوگوں نے واپس نہیں مانگا بلکہ باوجود پہلے درخواستیں کرنے کے میری تحریک پر درخواستوں کو واپس لے لیا ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ نقصان سے محفوظ رہیں گے یا بہت ہی قلیل نقصان ان کو ہوگا۔ مگر اسکے لئے صبر اور حوصلہ کی ضرورت ہے اور یہ تو مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یقین ہے کہ بالآخر نقصان نہیں رہے گا۔

مشین کا کام بھی اچھی طرح چل رہا ہے اور اسمیں کسی صورت سے نقصان نہیں ہے۔ اور آیندہ کاروبار نہایت احتیاط سے بورڈ آف ڈائرکٹرز کی منظوری سے کیا جاتا ہے اور میں انتظار کر رہا ہوں کہ ماہواری رپورٹ حصہ داران کے پاس پہنچتی رہے۔

ناظر بیت المال کا ضروری اعلان

اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر ۲۳ء سہ ماہی اول کا مکمل حساب جب میں جماعتوں کی خدمت میں بجٹ سال رواں معہ بقایا ارسال کیا تھا تو اسمیں درج کردیا تھا اور مالی عہدہ داران کی خدمت میں خصوصیت سے توجہ دلائی تھی کہ وہ اس حساب کو بخوبی اچھی طرح سے پڑتال کرلیں اگر اسمیں کسی قسم کا فرق پاویں تو فوراً الکیفیت کے اندر بقید تاریخ ادخال خزانہ صدر اور بیمہ کوپن تعداد رقم سے مطلع فرمائیں لیکن آجتک ایک اطلاع بھی حساب کے بارہ میں نہیں ملی جس سے پایا گیا ہے کہ حساب میرے دفتر کا اور انکے رجسٹر کا درست ہے لیکن میں پھر خاص طور پر عہدہ داروں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ حساب کا مقابلہ کرلیں اور اس میں اگر ایک پائی کا بھی فرق کریں تو فوراً اس دفتر کو اطلاع کردیں تاکہ پھر دیکھ کر آپکو جواب دیا جاوے میں پھر ہر ایک جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انسے ۳۰ ستمبر ۲۳ء تک (جو مالی سال اخیری تاریخ ہے) جو بجٹ معہ بقایا ہے انکا مقرر کرکے ارسال کیا ہے وہ ہر ایک جماعت کو پورا کردینا ہوگا میں انکو اخبارات سلسلہ اور علیحدہ چٹھیوں کے ذریعہ توجہ دلاتا ہوں پس وہ اپنی فرض سے غافل نہ ہوں اور پڑتال بجٹ معہ بقایا ۳۰ ستمبر ۲۳ء تک پورا کردیں۔

جو چندہ براہ راست ارسال کرتے ہوں انکو خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اول تو اپنی جگہ پر جماعت پیدا کریں خواہ دو تین ہی احمدی کیوں نہ ہوں۔ یا اپنے قریب کی جماعت میں شامل ہوں یا وطن کی جماعت میں شریک ہو جاویں اگر ان میں سے کوئی بھی صورت نہ بن سکے تو مجھے اطلاع دیں میں انکو کسی جماعت میں شامل کرکے اطلاع دونگا۔ انکو چاہیئے کہ جماعت کے ساتھ اپنا چندہ ارسال کریں اگر کسی خاص وجہ سے میری اجازت کے بعد براہ راست ہی ارسال کرنا پڑے تو کوپن پر اپنی جماعت کا نام صاف لکھا ہونا ضروری ہے بغیر ایسی تحریر کے رقم کسی جماعت کے کھاتہ میں درج نہ کی جاویگی کیونکہ یہ دفتر خود اپنی مرضی سے درج نہیں کر سکتا ایسا ہی ہر ایک جماعت کے عہدہ دار کا بھی فرض ہے اسکو عہدہ داران خصوصیت سے یاد رکھیں۔ پس اگر میری اجازت لینے کے بعد براہ راست ارسال کرنے والے احباب اور جماعت کا عہدہ دار اسکی پابندی نہیں کریگا تو میں بری الذمہ ہوں۔ عبد المغنی۔ ناظر بیت المال قادیان دار الامان۔

حجوں (قاضیوں) کے متعلق بعض وقت فیصلہ میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایک لڑکی کی شادی ماں نے کردی بالغ ہونے پر لڑکی نے یہاں محکمہ قضاء میں درخواست دی اور قاضی کے متعلق خیال کرلیا کہ میرے خلاف کریگا۔ اس عورت نے گھر جا کر لکھدیا کہ اگر میرے موافق کرے گا تو فیصلہ مانوں گی۔ جج نے لکھا کہ میں کیوں وقت ضائع کروں۔ میں نے اس عورت کو بہت سمجھایا مگر ایک گھنٹہ کی بحث کے بعد سمجھ میں آیا کہ فیصلہ سے مطلب اسکا طلاق تھا حالانکہ فیصلہ تو اسکے مطابق ہی ہوتا مگر وہ اسپر زور دیتی رہی کہ موافق ہو۔ انتظام اسکو چاہتا ہے کہ اسکی اطاعت کی جاوے خواہ کچھ ہو۔ میرے نزدیک ایسی لڑکی کو ہر وقت اختیار ہے کہ وہ خاوند کے گھر جانے سے پہلے فیصلہ کرا سکتی ہے۔

ہم اسکے حق میں ہی فیصلہ کرتے مگر یہ تو اسکو نہیں کہہ سکتے تھے کہ تو جو چاہتی ہے وہی کریں گے کیونکہ اسکے حق میں فیصلہ اس کی خواہش کے موافق نہ تھا بلکہ شریعت کا ہی فیصلہ تھا اس نے اپنے بھائیوں کو خط لکھا انھوں نے مجھے لکھا کہ تو بڑا ظالم ہے (نعوذ باللہ۔ ایڈیٹر)

میری غرض اس مثال سے یہ بتانا ہے کہ کسقدر مشکلات ہوتی ہیں بعض لوگ فسادی ہوتے ہیں مگر ڈرو نہیں صحابہ میں بھی بعض وقت اس قسم کی دقتیں آجاتی تھیں ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فیصلہ کرانے کے لیئے گیا اسکے خلاف ہوا تو پھر کہا کہ حضرت عمرؓ کے پاس لے چلو۔ یہ نفاق کی بات ہے وہ اس عمل سے منافق کہلایا۔

پس تعاون سے کام لو۔

کارکنوں سے ایک بات — میں کارکنوں سے بھی ایک بات کہتا ہوں وہ یاد رکھیں کہ

اسلام میں حکومت نہیں

خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

منہ از بہر ما کرسی کہ ماموریم خدمت را۔

افسروں کو چاہیئے کہ ان کا نفس موٹا نہ ہو میں نے ان کو سلسلہ کی خدمت کے لیئے مقرر کیا ہے انکو اپنے بھائیوں کے معاملات پیار اور محبت سے سلجھانے چاہئیں اور عام اخلاق برتنے چاہئیں حکومت کا رنگ نہ ہو کیونکہ سلسلہ کی غرض اصلاح ہے دوسروں کو چاہیئے کہ اپنے بھائیوں پر بدظنی کریں اور انھیں انتظام کو قائم رکھنے میں مدد دیں۔

آخری بات — غرض میں آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں التجا کرتا ہوں کہ

بھائیوں کی طرح رہو اور خدمت دین کیلئے طیار رہو

اسکو خدا کا احسان سمجھو کہ ہمکو خدمت دین کا ایک موقعہ دیا گیا ہے خدا ہمارا محتاج نہیں ہے یاد رکھو مرنیکے بعد یہ دنیا کام نہ آئیگی

اے عزیزو پیشتر اس کے کہ خدمت کا وقت ختم ہو جاوے خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ۔ خدا کے لیئے زندہ رہو اور خدا تعالیٰ کے لیئے جیو اور خدا تعالیٰ کے لیئے مرو۔ خدا تعالیٰ تمھارے ساتھ ہو۔ اور میرے بھی ساتھ ہو۔ آمین۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

تحریک برائے چندہ مسجد برلن

تمام بھائیوں اور بہنوں کو معلوم ہوگا کہ ہمارے عزیز بھائی ماسٹر مبارک علی صاحب بی اے بی ٹی جو ساڑھے چار سو روپیہ ماہوار کی معقول ملازمت چھوڑ کر تبلیغ اسلام کے لئے لندن گئے ہوئے تھے وہ آج کل جرمن کے پایۂ تخت برلن میں ہیں۔ ان کے جرمن جانے کی یہ وجہ ہوئی کہ مجھے مدت سے خیال تھا کہ اس جنگ کے بعد جو قومیں مغلوب ہوں گی وہ ایسی حالت کو پہنچ جائیں گی کہ انکو راحت کو آرام کا ذریعہ سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے اور کچھ نظر نہ آئے گا اور انمیں تبلیغ کرنے کے لئے یہ بہترین وقت ہوگا چنانچہ ایسا ہی ثابت ہوا۔ اس کے بعد جنگ کے اثرات کے ماتحت روس میں ایسے تغیرات پیدا ہوگئے کہ اس کا تعلق بقیہ دنیا سے کٹ گیا اور جرمن کے ساتھ اس کے تعلقات مضبوط ہوگئے۔ اس سے میں نے خیال کیا کہ علاوہ اس کے کہ جرمنی اب اسلام کی تعلیم کو سننے کے لئے باقی یورپین قوموں سے زیادہ طیار ہے اس ملک میں تبلیغ کا مرکز بنانے سے روس میں بھی تبلیغ کا راستہ کھل جائے گا جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبردست پیشگوئیاں ہیں۔ پس ان خیالات سے متاثر ہو کر اور ضرورت وقت کو محسوس کرکے میں نے ماسٹر مبارک علی صاحب کو جرمن میں بھیجا تاکہ وہ وہاں کے حالات پر پوری طور پر غور کرکے رپورٹ کریں۔ ان کی رپورٹیں نہایت امید افزا ثابت ہوئیں بلکہ انکو تو اس ملک میں کامیابی کا اسقدر یقین ہوگیا کہ وہ متواتر مجھے لکھ رہے ہیں کہ وہاں فوراً ایک مسجد اور مکان بنایا جائے اور یہ جسطرح ہو سکے چھ ماہ کے لئے میں خود وہاں چلا جاؤں جس کے نتیجہ میں انہیں اسقدر جلد کامیابی کی امید ہے کہ قلیل عرصہ میں دنیا میں اہم تغیرات ہو سکتے ہیں۔ چونکہ یورپین زبانوں سے میں ناواقف ہوں اور چونکہ نو ماہ یا ایک سال تک مرکز سلسلہ سے باہر رہنا بہت مفید نہیں معلوم ہوتا بلکہ سردست ایسا نہ کرنے کے متعلق بعض اشارات بھی ہوئے ہیں۔ انکی اس تجویز کو تو میں عمل میں نہیں لا سکا۔ لیکن انکی اس درخواست کو کہ اسجگہ فوراً ایک مسجد اور سلسلہ کا ایک مکان بنجائے تو بہت کامیابی کی امید ہے نظر انداز کر دینا میرے نزدیک سلسلہ کے مفاد کو نقصان پہونچانے والا تھا اس لئے میں نے اسکے متعلق انکو تاکید کر دی ہے کہ وہ فوراً زمین خرید لیں جو اندازاً پانچ ہزار روپیہ کو خرید لی گئی ہے۔ یہ زمین مرکز شہر میں ہے اور ایک ایکڑ کے قریب ہے۔ اسقدر زمین اتنے بڑے شہر کے آباد حصہ میں صرف جرمنی کی موجودہ غربت کی وجہ سے مل سکی ہے ورنہ یہ زمین دوسرے اوقات میں ایک لاکھ روپیہ کو بھی نہیں مل سکتی۔

اب اس زمین پر مسجد اور مبلغوں کے مکانات کی تعمیر کا سوال باقی ہے اور اسکے لئے پینتالیس ہزار روپیہ کا کم سے کم اندازہ کیا جاتا ہے۔ نقشہ مکان طیار ہو رہا ہے اور ارادہ ہے کہ بفضلہ تعالیٰ اپریل یا مئی میں مکان کی تعمیر شروع ہو جائے جیسا کہ میرے خطبہ مطبوعہ اخبار الفضل اور دیگر ڈائریوں اور مضمونوں سے تمام بھائیوں اور بہنوں کو معلوم ہو چکا ہوگا۔ میں نے یہ تجویز کی ہے کہ اس **مسجد** اور اسکے متعلق مکانوں کا تمام خرچ **احمدی جماعت** کی عورتیں ادا کریں۔ **پچاس ہزار روپیہ** گو ایک بڑی رقم ہے اور بظاہر عورتوں کے لئے اسکا جمع کر لینا ایک مشکل امر نظر آتا ہے مگر ایمان اور اخلاص انسان سے سب کچھ کرا لیتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ہمارے سلسلہ کی بعض عورتیں اخلاص میں مردوں سے کچھ کم نہیں بلکہ بعض مردوں سے بعض عورتیں اخلاص میں بڑھ کر ہیں۔ پس جبکہ مرد کئی رنگ میں سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں کیا عورتیں اس خدمت کو نہ بجا لائینگی؟ میرے نزدیک اگر اس کام کو صرف عورتیں ہی مل کر پورا کریں تو یہ سلسلہ کی بہترین خدمات میں سے ایک خدمت شمار ہوگی اور آئندہ آنیوالی نسلیں ہماری عورتوں کی سعی اور انکی ہمت کو دیکھ کر اپنے ایمان کو تازہ کرینگی اور انکے دلوں سے بے اختیار ان کے لئے **دُعاء** نکلے گی جو ہمیشہ کے لئے موت کے بعد کی زندگی میں ان کے درجوں کی ترقی کا موجب ہوتی رہیگی۔ میرا دل اس جذبۂ محبت اور حیرت کا اندازہ لگانے سے قاصر ہے جو بعد میں آنے والے مالدار اور صاحب ثروت لوگوں کے دلوں میں اس مسجد کو دیکھ کر پیدا ہوگا کہ یہ مسجد جرمن کے نومسلم بھائیوں کے استعمال کے لئے **احمدیہ جماعت کی عورتوں** نے بنائی ہے وہ ایک طرف تو جماعت کی موجودہ غربت اور مسکینی کا حال پڑھیں گے۔ اور دوسری طرف عورتوں کی اس شاندار خدمت کو دیکھیں گے تو ان کے نفس ان کے دل کے کانوں میں اسطرح سرگوشیاں کرینگے کہ یہ حال جب تمہاری غریب بہنوں کی قربانیوں کا ہے تو اے مالدار لوگو! تم کو خدا اور اس کے سلسلہ کی خدمت کے لئے کس قسم کی قربانی کرنی چاہیئے۔

میں اس غریب اور مسکین کے دلی جذبات کا اندازہ کرنے سے قاصر ہوں جو برلن کی گلیوں میں احمدی جماعت کی شان و شوکت کے زمانہ میں اس امر پر غور کرتا ہوا گذر رہا ہوگا کہ میں اپنی کمزوری اور تہی دستی کی حالت میں دین اور سلسلہ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں اور ان لوگوں کے مقابلہ میں جو بڑے بڑے مالدار ہیں میری خدمت کیا حقیقت رکھتی ہے جبکہ اچانک اس کے سامنے ہماری عورتوں کی یہ شاندار خدمت ایک رحمت کے فرشتہ کی شکل میں آکھڑی ہوگی اسکا دل دھڑکنے لگے گا اور اسکے چہرہ کا رنگ سرخ ہو جائے گا اور وہ اپنے تمام جسم میں ایک ہلکی کپکپاہٹ محسوس کرے گا اور وہ بے اختیار ہو کر کہہ اُٹھے گا کہ نہیں نہیں خدا نے میرے لئے بھی اپنی رحمت کے دروازے بند نہیں کئے ہیں اس باہمت قوم کا ایک فرد ہوں جسکی عورتوں نے اس زمانہ میں جبکہ ہماری قوم دنیا میں سب سے کمزور اور سب سے غریب تھی۔ خدا کے نام کو بلند کرنے کے لئے ہزاروں کوسوں پر آکر یہ مسجد تیار کرائی تھی۔ اسکی پُرنم آنکھیں اور اسکے پھڑکتے ہوئے ہونٹھ اس جذبۂ امتنان و ولولۂ محبت کا ایک ہلکا سا نشان ہوں گے جو اس ہدایت و رہنمائی کے بدلہ میں احمدی عورتوں کی اس عملی نصیحت سے اسے حاصل ہوگی مگر اس کے احساسات کے عمیق سمندر میں جو حرکات پیدا ہو رہی ہونگی اسکا صحیح اندازہ یا اُس ہستی کو ہوگا جو سب رازوں سے واقف ہے یا اُس شخص کو جسکا دل مایوسی کے تاریک غار میں اُمید کے سورج کی شعاعوں کو سانپ کی طرح لہرا لہرا کر آتے ہوئے دیکھے گا اور جسکی جھکی ہوئی کمر اس مسجد کی برقی طاقت سے متاثر ہو کر یکدم سیدھی ہو جائے گی۔

غرض یہ کام جس شان کا ہوگا اور جو اعلیٰ درجہ کے نتائج اس سے پیدا ہوں گے انکا صحیح اندازہ بھی ہم اسوقت نہیں کر سکتے۔ کوتہ بین آنکھ میری اس تحریر کو پڑھ کر حقارت آمیز چمک دکھلائیگی مگر اُسے کیا معلوم کہ وہ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا کی تہدید کے اثر کے نیچے اپنی حقیقی روشنی کو کھو بیٹھی ہے اور اسکا مالک کنوئیں کے مینڈک سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔

میں نے **قادیان** کی عورتوں میں اس تحریک کو ایک جلسہ کرکے پیش کیا ہے اور انھوں نے اسے شوق و محبت سے قبولیت کے ہاتھوں میں لیا ہے اسلئے میں اُمید کرتا ہوں کہ اگر دوسرے مقامات کی احمدی بہنیں بھی اپنی قادیانی بہنوں کا سا اخلاص اور جوش دکھائینگی تو یہ رقم بلکہ اس سے بھی زیادہ تھوڑے ہی عرصہ میں جمع ہو جائے گی۔

قادیان کی عورتوں کا چندہ پہلے ہی جلسہ میں **ساڑھے آٹھ ہزار** تک پہنچ گیا ہے اور ابھی بڑھ رہا ہے اور غالباً کچھ تعجب نہیں کہ دس ہزار تک پہنچ جائے جس اخلاص اور جوش سے انھوں نے چندہ دیا ہے اسکا اندازہ ان غریب عورتوں کے چندہ سے کیا جا سکتا ہے جنکی آمد کا کوئی ذریعہ نہیں جنکے کمانے والے مرد موجود نہیں جو پیرانہ سالی کے سبب خود بھی کسی محنت و مزدوری کے قابل نہیں۔

ایک پٹھان عورت جو نہایت مسکین ہے اور جو اپنے ملک کے بھیڑیوں کی سی طبیعت رکھنے والے مولویوں کے مظالم سے تنگ آکر قادیان ہجرت کر آئی ہے اور جو بوجہ ضعف کے سوٹا لیکر بمشکل چل سکتی ہے اُس نے دو روپیہ چندہ دیا۔ ایک اور پٹھان عورت جو نہایت ضعیف ہے اور چلتے وقت بالکل پاس پاس قدم رکھ کر چلتی ہے میرے پاس آئی اور اُس نے دو روپیہ میرے ہاتھ میں رکھدیئے اور کہا یہ چندہ مسجد کے لیئے ہے۔ یہ عورت بالکل غریب ہے اور دو چار مرغیاں اس نے رکھی ہوئی ہیں جنکے انڈے فروخت کر کے وہ اپنی اوپر کی ضروریات کو پورا کرتی ہے اور قریباً ساٹھ ستر سال کی اسکی عمر ہوگی اس کی حالت اور اسکا اخلاص پہلے ہی میرے جذبات کو ٹھیس لگا رہا تھا کہ اس نے جو باتیں کیں اُس نے بے اختیار میری آنکھوں کو پُرنم کر دیا۔ اس نے دو روپیہ میرے ہاتھ میں رکھ کر اس خیال سے کہ رقم تھوڑی ہے اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں کیونکہ اسکی زبان پشتو ہے اور وہ اُردو کے چند الفاظ ہی بول سکتی ہے اپنے ایک ایک کپڑے کو ہاتھ لگا کر کہنا شروع کیا کہ یہ دوپٹہ دفتر کا ہے۔ یہ کُرتہ دفتر کا ہے یہ پاجامہ دفتر کا ہے یہ جوتی دفتر کا ہے۔ میرا قرآن بھی دفتر کا ہے۔ مرغی میرے پاس ہے اُس نے بھی اس دفعہ انڈے کم دیئے ہیں یعنی میرے پاس کچھ نہیں۔ میری ہر ایک چیز بیت المال سے مجھے ملی ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ ایک طرف تو میرے دل پر نشتر کا کام کر رہا تھا۔ دوسری طرف میرا دل اُس محسن کے احسان کو یاد کر کے جس نے ایک مردہ قوم میں سے ایسی زندہ اور سرسبز روحیں پیدا کر دیں شکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہو رہا تھا اور میرے اندر سے یہ آواز آ رہی تھی۔ خدایا تیرا یہ مسیح کس شان کا تھا جس نے ان پٹھانوں کی جو دوسروں کا مال لوٹ لیا کرتے تھے اسطرح کایا پلٹ دی کہ وہ تیرے دین کے لیئے اپنے ملک اور اپنے عزیز اور اپنے مال قربان کر دینے کو ایک نعمت سمجھتے ہیں۔ ایک اور بیوہ پنجابی عورت نے جسکے پاس کوئی جائداد اور کوئی مال نہیں اپنے تھوڑے سے زیور میں سے جو گزشتہ ایام کی یاد اُسکے پاس تھا تیس روپیہ کا زیور دے دیا۔ اسی طرح ایک اور نے جسکی کل جائداد ڈیڑھ سو روپیہ کے قریب ہوگی پینتیس روپیہ کے قریب زیور دیدیا۔ ایک بیوہ عورت نے جسکے پاس کوئی زیور اور مال چندہ میں دینے کے لیئے نہ تھا اور جو نہایت استقلال سے کئی یتیم بچوں کو پال رہی ہے اپنے برتن ہی چندہ میں دیدیئے۔ ایک اور عورت کے اخلاص کا نمونہ اس سے ظاہر ہے کہ اُس نے اپنا زیور چندہ میں دے دیا اور پھر بھی اسکی تسلی نہ ہوئی تو گھر میں گئی کہ میں بعض برتن بھی لا کر دیدوں اسلیئے اُسکے خاوند نے جب اُس سے کہا کہ تو زیور جو دے آئی ہے تو اُس نے اُسے جواب دیا کہ میرے دل میں اسلام کی مصیبت اور دوسرے مذاہب کی کوششیں جو وہ اسکے خلاف کر رہے ہیں اسکا خیال کر کے اسقدر جوش پیدا ہو رہا ہے کہ اگر خدا اور اُسکے دین کے لیئے ضرورت پیش آئے اور ایسا ممکن ہو تو میں تجھے بھی فروخت کر سکے دین کے لیئے چندہ میں دیدوں میں اس کے اس فقرہ کی تعریف نہیں کرتا کیونکہ یہ فقرہ اپنے اصلی معنوں میں لیا جانے کے قابل نہیں ہے مگر میں اس جوش کو پیش کرتا ہوں کہ جس نے ایک غیر تعلیم یافتہ عورت کے جذبۂ فدائیت کو ان بھولے الفاظ میں ظاہر کر دیا+

بڑی رقموں میں سے ایک رقم حضرت ام المؤمنین کی طرف سے پانسو روپیہ کی تھی۔ ہماری جائداد کا ایک حصہ فروخت ہوا تھا اسمیں سے انکا حصہ پانسو روپیہ بنتا تھا انھوں نے وہ سب کا سب اس چندہ میں دیدیا میں جانتا ہوں کہ ان کے پاس یہی نقد مال تھا۔ میری ہمشیرہ عزیزہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ نواب محمد علیخان صاحب جاگیردار مالیر کوٹلہ نے پانچسو لکھوایا پھر تقریر کے بعد ایک ہزار روپیہ کر دیا۔ دوسری ہمشیرہ عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم اہلیہ عزیزم میاں عبداللہ خان صاحب نے تین سو روپیہ چندہ لکھوایا۔ اہلیہ برادر عزیز مرزا شریف احمد صاحب نے تین سو روپیہ اور اہلیہ صاحبہ اخی المکرم خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب نے ایکسو روپیہ۔ ڈاکٹر فضل الدین صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے دو سو روپیہ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب اورسیر کی اہلیہ نے دو سو روپیہ۔ اہلیہ صاحبہ و دختران شیخ یعقوب علی صاحب نے اڑھائی سو روپیہ کے قریب۔ قاضی سید امیر حسین صاحب کی اہلیہ نے ایکسو اور ملک محمد حسن صاحب بٹ کی اہلیہ نے ایکسو اور عزیزہ حامدہ بیگم دختر استاذی المکرم پیر منظور محمد صاحب نے ایکسو پانچ روپیہ۔ اہلیہ صاحبہ و دختران بھائی عبدالرحیم صاحب نے ایکسو بیس روپیہ۔ اہلیہ برادرم عزیز مرزا گل محمد صاحب نے ایکسو روپیہ۔ اہلیہ میر محمد اسحٰق صاحب نے پچاس روپیہ اور اہلیہ صاحبہ مولوی غلام احمد صاحب طالب علم مبلغ کلاس نے پچاس روپیہ اور بہت سی رقوم ہیں مگر وہ بعد میں تفصیلاً سب شائع ہو جائیں گی اسوقت میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

میں نے اپنی بیویوں کا چندہ پہلے نہیں لکھا کیونکہ میں سمجھتا ہوں وہ ایک حد تک میری ذمہ واریوں میں شریک ہیں مگر اسکو بالکل نظر انداز نہیں کر سکتا کہ بعض بدظنی کرنیوالوں کیلیئے یہ بات ٹھوکر کا موجب نہ ہو۔ میری بڑی بیوی والدہ عزیز ناصر احمد صاحب نے دو سو روپیہ دیا۔ میں اسجگہ یہ لکھدینا مناسب سمجھتا ہوں کہ جب اخبار الفضل میں نے جاری کیا ہے تو اسوقت میرے پاس روپیہ نہ تھا کچھ روپیہ اخی المکرم نواب محمد علیخان صاحب نے اسکے لیئے دیا تھا۔ کچھ حضرت اُم المؤمنین صاحبہ نے کچھ اور روپیہ کی ضرورت تھی جسکے لیئے میں والدہ ناصر احمد صاحب سے ذکر کیا تو انھوں نے بخوشی اپنے کڑے اور ہماری چھوٹی لڑکی کے کڑے جو دونوں زیور انکو انکی والدہ کی طرف سے ملے تھے بطور قرض دیدیئے جنھیں فروخت کر کے پانسو روپیہ میں نے الفضل میں لگا دیا۔ یہ وہی روپیہ ہے جسکی نسبت پیغام بلڈنگز سے شائع ہونے والے رسالہ اظہار الحق میں لکھا گیا تھا کہ شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور کا روپیہ میں کھا گیا اور اُسے اخبار میں لگا دیا۔ شیخصاحب نے ایک ہنڈی احتیاطاً کہ کمر بہ کے ایک تاجر کے نام مجھے دی تھی جسکا روپیہ واپسی کے کچھ عرصہ کے بعد بنک سے روپیہ واپس آنے پر میں نے عصر کی نماز کیوقت جبکہ وہ قادیان میں آئے ہوئے تھے مسجد مبارک میں انکو واپس دیدیا تھا۔ افسوس ہے کہ اظہار حق میں شائع ہونیوالے غلط الزام کی تردید انھوں نے اب تک نہیں کی۔ ایکسو روپیہ تو اس قرض کا میں نے پہلے ادا کر دیا تھا باقی چار سو روپیہ مجھے ڈیڑھ سال ہوا ادا کرنے کی توفیق ملگئی اور اس روپیہ میں سے نصف یعنی دو سو روپیہ کو انھوں نے اپنی وصیّت کا حصہ ادا کرنیکے لیئے الگ کر دیا اور نصف اس چندہ میں دیدیا۔

میری منجھلی بیوی نے ایکسو روپیہ چندہ دیا۔ اور میری چھوٹی بیوی نے ایک گلوبند جو ایکسو تینتیس روپیہ کا تھا اور چودہ روپیہ نقد کُل ڈیڑھ سو روپیہ۔ لڑکیوں کا چندہ ملا کر کُل چھ سو روپیہ ہو گیا۔ جو لوگ واقعات پر سے آنکھیں بند کر کے گزر جانے کے عادی ہیں وہ شاید اس رقم کو قلیل سمجھیں مگر میں جو انکی حالت سے واقف ہوں جانتا ہوں کہ انھوں نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر چندہ دیا ہے اور وہ اخلاص میں کسی سے کم ثابت نہیں ہوئیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ درحقیقت مجھے اس امر پر کبھی افسوس نہیں ہوا کہ میں نے کبھی اپنی بیویوں کو انکی ضروریات زندگی کے علاوہ کچھ نہیں دیا سوائے اس موقعہ کے کیونکہ میں دیکھتا تھا کہ وہ زیادہ دینے کی خواہشمند تھیں مگر وہ اپنی خواہشات کو پورا نہیں کر سکتی تھیں۔

قادیان کی احمدی خواتین کی اس کوشش اور اخلاص کا اظہار کر کے جو انھوں نے احمدیہ مسجد برلن کے لیئے دکھائی ہے اپنی دوسری بہنوں کو مخاطب کرتا ہوں کہ وہ بھی اس اخلاص سے کام کیلیئے چندہ دینگی تب ہی جا کر یہ کام ہو گا۔ اگر قادیان کی عورتیں ساری رقم میں سے قریباً پانچواں حصہ دے سکتی ہیں تو باہر کی عورتیں بقیہ چار حصہ کیوں ادا نہیں کر سکتیں یقیناً وہ اگر قادیان کی عورتوں سے چوتھا حصہ بھی اخلاص کا دکھائیں تو اس رقم کو آسانی سے ادا کر سکتی ہیں صرف ضرورت اخلاص اور انتظام کی ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ باہر کی بہت سی احمدی خواتین اخلاص میں قادیان کی عورتوں سے ہرگز کم نہیں۔ چنانچہ ایک نمونہ میں اہلیہ صاحبہ کپتان عبدالکریم صاحب کا پیش کرتا ہوں جنھوں نے اس کام کیلیئے قریباً ایک ہزار روپیہ کا زیور اور کپڑے دیدیئے ہیں جو اخلاص اس خاتون نے دکھایا ہے اگر یہی اخلاص دوسری بہنیں دکھائیں تو اس چندہ کو لاہور سے آگے جانیکی نوبت نہ آوے کہ پورا ہو جائے مگر نہ سب کا اخلاص برابر ہو سکتا ہے نہ سب کے حالات یکساں ہو سکتے ہیں اور نہ ایک بہن کے اس کام کو پورا کر دینے سے باقی بہنوں کی ذمہ واری ادا ہو سکتی ہے یا ان کا جوش اور اخلاص اپنے پورا ہونے کا راستہ تلاش کر سکتا ہے۔ پس چاہیئے کہ ہر جگہ کی احمدی عورتیں اس چندہ میں اس جوش سے حصہ لیں کہ گویا اسی شہر یا اسی گاؤں کی عورتوں نے اس پچاس ہزار کی رقم کو پورا کرنا ہے۔ جب تک اس اخلاص سے کام نہ ہو گا یہ رقم ہرگز پوری نہ ہو سکے گی کیونکہ وہ کام کبھی نہیں ہوا کرتے جنکے کرنے والے یہ خیال کر لیتے ہیں کہ ہمارے سوا اور بھی تو کرنے والے ہیں۔ پس چاہیئے کہ تم میں سے ہر ایک یہ سمجھے کہ یہ پچاس ہزار کی رقم اسی کو پوری کرنی ہے۔ اور اس مسجد کی تعمیر **اسی کا واحد فرض ہے۔ جب اس ارادہ اور اس نیت سے کھڑی ہو گی تو یقیناً تم سب کامیاب ہو گی اور دین و دنیا میں فلاح کا مُنہ دیکھو گی+**

اے بہنو! خدمت کے موقع روز روز نہیں ملتے اور نہ ایمان کے اظہار کی خوش کُن گھڑیاں جلد جلد میسر آتی ہیں یہ محدود زندگی ایک نہ ختم ہونے والی زندگی کے لیئے سامان جمع کرنیکے لیئے ملی ہے پس اسدن کے لیئے جب نہ بھائی نہ باپ نہ ماں نہ خاوند نہ اولاد نہ دیگر رشتہ دار نہ مال کام آئے گا۔ کچھ حاصل کر لو اور خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے عملی طور پر شکر گزاری کا اظہار کر لو کہ یہ وقت غنیمت اور یہ ساعت نعمت ہے۔

مسجد لنڈن کے چندہ کے وقت سیالکوٹ۔ امرتسر اور لاہور کے احباب نے قادیان کی جماعت کے اخلاص کو دیکھ کر تیس ہزار کی رقم جس کے لیئے اول اعلان کیا گیا تھا اسے لاہور تک ہی پورا کر دیا تھا کیا ان شہروں کی مخلص بہنیں اپنے مردوں کے نمونہ کی اتباع کر کے نہ دکھائیں گی۔ کیا لاہور کے مردوں کی طرح جنھوں نے قادیان کے چندہ کے برابر چندہ مسجد لنڈن میں دیا تھا۔ لاہور کی احمدی خواتین اپنی قادیان کی بہنوں کے برابر چندہ دینے کی کوشش نہیں کرینگی۔ عورت کا اپنے زیورات جدا ہونا ایک مشکل امر ہے مگر یاد رہے کہ ہمیشہ آرام زندگی پانا اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر۔

اس سے بھی زیادہ مشکل ہے۔

میں **فیروز پور** کی عورتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ ان کے مرد خدمت دین کا ایک خاص جوش رکھتے ہیں اور وہ معمولی حیثیت رکھتے ہوئے اپنے مجموعی کام کی وجہ سے بہت سی بڑی جماعتوں سے چندہ میں بڑھ جاتے ہیں پس ان کے گھروں میں ایک نیک مثال موجود ہے اور اپنے گھر کے واعظ سے زیادہ کسی کے لیئے اور کیا واعظ ہوگا۔

مجھے خوشی ہے کہ ہماری **سرگودہ** کی بہنوں نے اس چندہ میں الحکم کی تحریک سے متاثر ہوکر پیشقدمی کی ہے۔ میں ان کے اخلاص کی قدر کرتا ہوں مگر میں ان کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہوں نے جو پہلے چندہ دیا ہے اُسوقت دیا ہے جبکہ ان کو اس تحریک کی اہمیت معلوم نہ تھی اور میں اُمید کرتا ہوں کہ اب وہ اس ضرورت کے مطابق اپنے اخلاص کا اظہار کریں گی۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کے مرد سال میں چھ سات ہزار چندہ دیتے ہیں کیا وہ سالوں میں ایک دفعہ ان کے سال کے چندہ کے برابر چندہ نہیں دیں گی وہ اس امر کو نظر انداز نہ کریں کہ ان کے دو چکوں کے چندہ سے بڑھ کر بعض بکیس بیوہ عورتوں نے چندہ دیا ہے جنکا نہ کوئی کمانے والا تھا نہ کوئی آمدن کی صورت تھی۔ ان کو مکرمی چودھری حاکم علی صاحب کی اہلیہ کی مثال اپنے پیش نظر رکھنی چاہیئے جنہوں نے ایک سو روپیہ چندہ دیا ہے۔ اور چونکہ چودھری صاحب کی دو بیویاں ہیں اسلیئے یہ آدھا چندہ سمجھنا چاہیئے۔ چودھری صاحب کے دو مربعے ہیں پس اس حساب کو مدنظر رکھ کر اگر ہماری سرگودہ کی بہنیں چندہ دیں تو وہ بہت کچھ کرکے دکھا سکتی ہیں۔

میں سیالکوٹ۔ جالندھر۔ ہوشیارپور۔ لودھیانہ۔ راولپنڈی۔ جہلم گجرات گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ کیمل پور۔ لائلپور۔ جھنگ۔ ملتان۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان شملہ۔ دھلی۔ و دیگر اضلاع۔ اور ریاستہائے۔ پٹیالہ۔ کپورتھلہ۔ مالیر کوٹلہ۔ جموں کشمیر۔ جیند۔ نابھہ وغیرہ کی بہنوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اور اسی طرح یوپی۔ بہار۔ بنگال۔ سندھ۔ بمبئی۔ حیدرآباد۔ مدراس صوبہ جات سرحدی کی احمدی بہنوں کے اخلاص سے اُمید کرتا ہوں کہ وہ اس رقم کو تین ماہ کے اندر پورا کردینے کی پوری کوشش کریں گی۔

میں ہندوستان کی باہر کی احمدی خواتین سے بھی اُمید کرتا ہوں کہ وہ اس کام میں ہندوستانی بہنوں سے پیچھے نہیں رہیں گی۔ اور **مغربی افریقہ۔ مشرقی افریقہ۔ یوگنڈا۔ امریکہ انگلستان۔ سیلون۔ ماریشش** اور دیگر بلاد کی احمدی خواتین کے اخلاص پر مجھے کامل یقین ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام بہنوں کے کام اور اخلاص میں برکت دے۔ اور اپنی بیش از بیش برکات سے متمتع فرمائے +

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ خاکسار مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح)

اس مضمون کے متعلق ہدایات

چونکہ عورتوں کی انجمنیں ابھی قائم نہیں ہوئیں اس لیئے میں جماعت کے مردوں سے خصوصاً جماعت کے پریزیڈنٹوں سے اور سیکرٹریوں سے امید کرتا ہوں کہ وہ عورتوں کے جلسہ کرنے اور ان میں میرا یہ مضمون اور دیگر مضامین سنوا کر چندہ جمع کرنے کی پوری کوشش کرائیں۔ وہ دن آتے ہیں جبکہ عورتوں کی اپنی انجمنیں انشاء اللہ تعالیٰ بن جائیں گی جس طرح قادیان میں بنگئی ہے اور پھر مردوں کے ہاتھ سے یہ ثواب کا موقعہ نکل جائے گا۔ پس اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں کہ نہ معلوم پھر ایسا ثواب کا کام کرنے کی توفیق ملے یا نہ ملے۔ عورتوں کے ذہن نشین کردینا چاہیئے کہ وہ اپنے زیورات یا دیگر اموال میں سے یہ چندہ دیں۔ خاوندوں پر بوجھ نہ ڈالیں اور مردوں کو چاہیئے کہ عورتوں کے اخلاص کے اظہار میں روک نہ بنیں بلکہ ان کا حوصلہ بڑھائیں چاہیئے کہ ہر جگہ کی مخلص عورتیں بار بار جلسہ کرکے تمام تحریکات اور چندہ کے اعلانوں سے جو اخبارات سلسلہ میں شائع ہوتے رہیں گے اپنی اپنی جگہ کی بہنوں کو واقف کرتی رہیں اور چاہیئے کہ مرد اس کام میں انکا ہاتھ بٹائیں بلکہ محرک ہوں +

تمام چندہ **ناظر بیت المال قادیان** کے پاس آنا چاہیئے اور کوپن پر صاف صاف لکھا ہونا چاہیئے کہ یہ فلاں جماعت کی طرف سے **مسجد برلن** کے لیئے ہے۔ اور پوری فہرست چندہ کی ہمراہ آنی چاہیئے کیونکہ ارادہ ہے کہ اس چندہ کی ہر ایک رقم شائع کی جائے اور ایک کتاب چھاپ کر مسجد برلن میں رکھی جائے۔ چونکہ عورتیں منی آرڈر کرانے کا کام نہیں کرسکتیں اس لیئے ہر جماعت کے سکرٹری کو اس کام میں ان کی مدد کرنی چاہیئے اور چونکہ اس چندہ میں زیورات وغیرہ بہ نسبت روپیہ کے زیادہ ہوں گے اس لیئے چاہیئے کہ زیورات کو مضبوط ڈبوں میں بند کرکے بیمہ کرواکے دفتر ناظر بیت المال میں بھجوا دیں اور ساتھ فہرست بھیجیں کہ فلاں زیور فلاں عورت کی طرف سے آیا ہے۔ جس جس جگہ پڑھی لکھی عورتیں نہ مل سکیں وہاں مرد انکا اس کام میں ہاتھ بٹائیں اللہ تعالیٰ تمام بھائیوں اور بہنوں کو اس کام کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

اخبار الحکم کے پُرانے فائلوں کے متعلق ایک ضروری اعلان

اخبار الحکم کے پُرانے فائل سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک جامع تاریخ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد نبوت کی مستند جامع تاریخ جس میں حضور کے کلمات طیبات۔ مکتوبات الہامات نشانات کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جلیل القدر بزرگوں کی تقریریں خطوط۔ مباحثے اور فتاوے درج ہیں الحکم کے پُرانے فائلوں میں آپکو ملیگی۔

جو ۱۸۹۷ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک کے ہیں۔

یہ فائل نہایت نادر اور نایاب اور بیش قیمت خزانے کے امین ہیں۔ اور ایسا ہی پیغامی فتنہ کی ابتدائی تاریخ اور اسکے لیڈروں کی حقیقت سے آگاہ ہونا چاہتے ہو تو یہ بھی الحکم کے ان فائلوں میں ملے گی۔ جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ہیں

یعنی ۱۹۰۸ء سے لے کر ۱۹۱۳ء تک

ان کمل فائلوں کی قیمت ایکسو پچاس روپیہ ہے جو بذریعہ اقساط بھی وصول ہوسکتی ہے سردست صرف پہلی ۶۰ درخواستوں کی تعمیل ہوگی اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ دیا جاوے۔ (عرفانی)

ہم خرما و ہم ثواب اسی کو کہتے ہیں

عزیزم مکرم محمود احمد صاحب مجاہد مصر کی اعانت کے لیئے احباب سے درخواست ہے کہ عزیز موصوف کی کتاب تاریخ مالابار جلد اول کی کاپیاں خرید لیں۔ صرف دو سو کاپیاں دفتر الحکم میں موجود ہیں۔ ایک کاپی کی قیمت دس آنہ ہے سلسلہ کی تاریخ کا یہ کتاب ایک حصہ ہے پس آپ اس کتاب کو ضرور خرید لیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی اس کتاب کو پسند فرمایا ہے۔ خاکسار عرفانی دفتر الحکم قادیان دارالامان۔

آئینہ وبہنداری جو چہل حدیث کا ترجمہ ہے پنجابی زبان میں نہایت ہی عمدہ کتاب ہے۔ جناب منشی جھنڈا خان صاحب مدرس موضع بیٹے نالی ضلع گورداسپور سے طلب کریں۔ قیمت ۴ر

درخواست دعاء

جناب سید بشارت احمد صاحب منصب دار جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن کی والدہ معظمہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں اسوجہ سے وہ اب کے سالانہ جلسہ پر بھی نہ آسکے۔ احباب دردِ دل سے اُن کی صحت کامل و شفاء عاجل کے لیئے متواتر بارگاہ رب العزت و شافی حقیقی میں دعاء کریں +

اور سید علی احمد صاحب معافیدار موضع رجولی ضلع انبالہ حال وارد دارالامان دعاء کے لیئے احباب احمدیہ سے درخواست کرتے ہیں اُمید ہے کہ احباب خلوص دل سے بحضرت مجیب الدعوات دعاء کریں گے۔ مقاصد یہ ہیں۔ اول۔ مشکلات دور ہوں۔ دوم نیک کاموں میں کامیاب ہوں۔ سوم۔ روحانی و جسمانی امراض رفع ہوں۔ والسلام +